روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 28- جولائی 2000ء - 25 ربیع الثانی 1421 ہجری - 28- وفا 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 170

وحدت کا نظارہ

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کررہے تھے۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ الحمد للہ۔ خدا کی کتاب ایک ہے اور تم میں سرخ، سفید اور سیاہ ہر قسم کے لوگ موجود ہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب استفتاح الصلوۃ باب مایجزی الامی والاعجمی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خداتعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ (دین) کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں اور (دین) کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں۔ اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم۔ کیونکہ دین (-) قبول کر چکے اور (دین) کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خداتعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خداتعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنٰے ادنٰے حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خداتعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 340)

جلسہ سالانہ یوکے کے پروگرام

جمعہ 28 جولائی 2000ء

2-45 p.m.	مشاعرہ۔ جلسہ سالانہ ربوہ کی یادیں
4-00 p.m.	اسلام آباد (لندن) سے لائیو نشریات
5-00 p.m.	خطبہ جمعہ۔ لائیو
8-25 p.m.	اسلام آباد سے لائیو پروگرام۔ پرچم کشائی

افتتاحی سیشن

8-30 p.m.	تلاوت ترجمہ۔ اردو نظم
9-00 p.m.	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب
11-00 p.m.	اسلام آباد سے لائیو پروگرام۔

ہفتہ 29 جولائی 2000ء

1-00 a.m.	جمعہ کے دن کی کارروائی (دوبارہ)
4-05 a.m.	تلاوت۔
4-30 a.m.	جمعہ کے دن کے جلسہ کے پروگرام (دوبارہ)
10-00 a.m.	تلاوت
10-10 a.m.	ہمارا جلسہ سالانہ۔ ایم ٹی اے جرمنی
11-20 a.m.	جلسہ سالانہ انڈونیشیا 2000 کی جھلکیاں
1-00 p.m.	اسلام آباد سے لائیو

دوسرا سیشن

2-00 p.m.	تلاوت۔ ترجمہ۔ نظم
2-15 p.m.	مالی قربانیوں کی اہمیت ضرورت اور برکات از مکرم زاہد احمد خان صاحب۔ بلجیئم (انگلش)
2-40 p.m.	خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں از مکرم راویل بخاری صاحب لندن۔ (انگلش)
3-05 p.m.	اپنے متبعین کی تربیت کے ضمن میں

باقی صفحہ 7 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 31 جولائی 2000ء

4-00 a.m. اتوار کے جلسہ کی ریکارڈنگ
10-30 a.m. چلڈرنز کارنر۔
2-00 p.m. اردو کلاس۔ نمبر384
4-15 p.m. فرانسیسی پروگرام
5-50 p.m. بنگالی سروس۔
6-50 p.m. Yogyakarta میں مجلس سوال وجواب (ریکارڈنگ۔ 24 جون 2000ء)
8-55 p.m. جرمن سروس
10-30 p.m. اردو کلاس نمبر385
11-30 p.m. مجلس سوال وجواب

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل یکم اگست 2000ء

1-50 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
4-30 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m. مجلس سوال وجواب
7-50 a.m. اردو کلاس نمبر385
11-10 a.m. خطبہ جمعہ
12-20 p.m. مجلس سوال وجواب
1-55 p.m. اردو کلاس نمبر385
4-35 p.m. فرانسیسی پروگرام
5-00 p.m. بنگالی ملاقات (نئی) (ریکارڈ: 25 جولائی 2000ء)
6-00 p.m. بنگالی سروس
7-00 p.m حضور انور کا جلسہ سالانہ انڈونیشیا 2000 سے خطاب
8-55 p.m. جرمن سروس
10-10 p.m. اردو کلاس نمبر386
11-50 p.m. لقاء مع العرب

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ۔ 2 اگست 2000ء

12-50 a.m ایم ٹی اے ناروے پروگرام۔
2-15 a.m. حضرانور کا جلسہ سالانہ انڈونیشیا سے خطاب
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m. حضرانور کا جلسہ سالانہ انڈونیشیا سے خطاب۔
6-00 a.m. بنگالی ملاقات۔ (ریکارڈ: 25 جولائی 2000ء)
7-00 a.m. اردو کلاس نمبر386
8-20 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر114
10-50 a.m. سواحیلی پروگرام۔
12-40 p.m. حضور انور کا جلسہ سالانہ انڈونیشیا سے خطاب
1-50 p.m. اردو کلاس۔ نمبر386
4-35 p.m. اردو اسباق نمبر8
5-00 p.m. اطفال سے ملاقات (نئی) (ریکارڈ۔ 26 جولائی 2000ء)
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. حضور انور کی جکارتہ میں مجلس سوال وجواب
8-15 p.m. اردو اسباق
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-10 p.m. اردو کلاس نمبر387
11-40 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 3/ اگست 2000ء

2-20 a.m. حضور انور کی جکارتہ میں مجلس سوال وجواب
3-30 a.m. اردو اسباق نمبر8
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-05 a.m. حضور انور کی جکارتہ میں مجلس سوال وجواب
6-00 a.m. اطفال سے ملاقات۔ (ریکارڈ۔ 26 جولائی 2000ء)
7-10 a.m. اردو کلاس۔ نمبر387
8-50 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر115
11-10 a.m. سندھی پروگرام۔
12-15 p.m. لجنہ میگزین
12-30 p.m. حضور انور کی جکارتہ میں مجلس سوال جواب
1-30 p.m. اردو کلاس۔ نمبر387
4-45 p.m. عربی سیکھئے۔
5-00 p.m. لقاء مع العرب۔
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. حضور انور کا انڈونیشیا میں ہومیو پیتھی پر لیکچر
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-15 p.m. اردو کلاس۔ نمبر388
11-30 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعہ 4/ اگست 2000ء

12-45 a.m. تبرکات۔ جلسہ سالانہ ربوہ کی ایک تقریر
2-05 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
2-20 a.m. ہومیو پیتھی لیکچر
3-40 a.m. عربی سیکھئے۔
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-15 a.m. لقاء مع العرب۔
7-05 a.m. تبرکات
7-05 a.m. اردو کلاس۔
8-50 a.m. ہومیو پیتھی لیکچر
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-55 a.m. خطبہ جمعہ
12-45 p.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
1-45 p.m. اردو کلاس نمبر388
3-30 p.m. بنگالی سروس۔
5-00 p.m. خطبہ جمعہ۔ (براہ راست)
6-25 p.m. مجلس عرفان (نئی) (ریکارڈ۔ 21 جولائی 2000ء)
7-30 p.m. خطبہ جمعہ
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔ نمبر389
11-50 p.m. لقاء مع العرب

ہفتہ 5/ اگست 2000ء

12-50 a.m بیلجیئم پروگرام۔
1-50 a.m. خطبہ جمعہ۔
2-55 a.m. مجلس عرفان۔
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب۔
6-10 a.m. خطبہ جمعہ۔
7-15 a.m. اردو کلاس نمبر389
9-00 a.m. مجلس عرفان۔
11-25 a.m ماریشس پروگرام۔
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔
1-40 p.m. اردو کلاس۔ نمبر389
4-40 p.m. ڈینش سیکھئے
5-10 p.m. جرمن دوستوں سے ملاقات
6-10 p.m. بنگالی سروس۔
8-00 p.m. چلڈرنز کلاس (نئی) (ریکارڈ۔ 5/ اگست 2000ء)
10-20 p.m. اردو کلاس نمبر390
11-50 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 6 اگست 2000ء

1-30 a.m. چلڈرنز کلاس۔
2-55 a.m. جرمن دوستوں سے ملاقات۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب۔
6-10 a.m. کینیڈین پروگرام۔
7-10 a.m. اردو کلاس۔ نمبر390
8-40 a.m. ڈینش سیکھئے۔
8-55 a.m. چلڈرنز کلاس
11-25 a.m. جرمن ملاقات
12-35 p.m. لقاء مع العرب۔
1-45 p.m. اردو کلاس۔ نمبر390
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-40 p.m. چائنیز سیکھئے۔
5-10 p.m. بک لجنہ سے ملاقات
6-10 p.m. بنگالی سروس۔
7-15 p.m. خطبہ جمعہ۔
8-30 p.m. چلڈرنز کلاس۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-15 p.m. اردو کلاس۔ نمبر391

سوموار 7/ اگست 2000ء

1-20 a.m. درس القرآن کلاس نمبر17
2-50 a.m. یک لجنہ سے ملاقات
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-05 a.m. لقاء مع العرب۔
7-00 a.m. اردو کلاس نمبر391
8-15 a.m. ملفوظات۔
9-00 a.m. یک لجنہ سے ملاقات۔
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔
1-45 p.m. اردو کلاس نمبر391
3-00 p.m. خطبہ جمعہ (انڈونیشین ترجمہ کے ساتھ)
5-10 p.m. فرانسیسی پروگرام
6-10 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. ہومیو پیتھی کلاس نمبر142
8-20 p.m. چلڈرنز کارنر
8-55 p.m. جرمن سروس
10-10 p.m. اردو کلاس نمبر392
11-30 p.m. لقاء مع العرب

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 8/ اگست 2000ء

1-00 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
2-00 a.m. دینی تعلیمات
4-40 a.m. چلڈرنز کلاس۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب
7-50 a.m. اردو کلاس نمبر392
9-00 a.m. فرانسیسی پروگرام
11-05 a.m. خطبہ جمعہ (99-12-10)
12-35 p.m. لقاء مع العرب
1-45 p.m. اردو کلاس نمبر392
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-35 p.m. فرانسیسی پروگرام
5-00 p.m. بنگالی ملاقات (نئی) (ریکارڈ: یکم اگست 2000ء)
6-00 p.m. بنگالی سروس
7-00 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر114
9-00 p.m. جرمن سروس
10-10 p.m. اردو کلاس نمبر393
11-20 p.m. لقاء مع العرب

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت مصلح موعود کی
مجلس سوال و جواب

فرمودہ 11 جنوری 45ء

جمعرات کی جھڑی

ایک دوست نے عرض کیا کہ جمعرات کی جھڑی کے متعلق لوگوں کا جو خیال ہے وہ صحیح ہے یا غلط۔

حضور نے فرمایا:۔

یہ محاورہ مشہور ہے۔

"جمعرات دی جھڑی نہ کوٹھا نہ کڑی" آپ لوگوں کے آباء واجداد بھی یہ کہتے آئے ہیں اور گو یہ بات معقول تو نہیں۔ اور سائنس سے بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا لیکن اگر جمعرات کی جھڑی لمبی ہو جائے تو لوگ کہتے ہیں دیکھو یہ بات ٹھیک ہے اور اگر جھڑی لمبی نہ ہو تو کوئی اس کا خیال بھی نہیں کرتا۔ سال میں 30-40 جھڑیاں ہو جاتی ہیں۔ جن میں سے پانچ چھ اور بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ جھڑیاں جمعرات کے دن لگ جاتی ہیں۔ ان میں سے دو یا تین جھڑیاں ایسی بھی آجاتی ہیں۔ جن میں جھڑی لگاتار لگی رہتی ہے۔ اس پر عورتیں گھروں میں کہنا شروع کر دیتی ہیں کہ یہ خیال صحیح ہے بچے بھی اس بات کو سال میں دو تین دفعہ سن لیتے ہیں۔ اور یہ خیال ان کے دلوں میں راسخ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس خیال کی تردید کرنے والا کوئی نہیں ہوتا اور نہ کوئی معقول آدمی اپنا وقت اس پر ضائع کر سکتا ہے۔ اس لئے یہ خیال لوگوں میں قائم ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

حضور نے فرمایا:۔

ایک دوست تھے وہ کہنے لگے میں نے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں دیکھی ہیں۔ مجھے تو ان میں کوئی خاص چیز نظر نہیں آتی وہ کہنے لگے میں ایک دن کالج کے لڑکوں کو لے کر بیٹھ گیا۔ اور ان کے سامنے سو دفعہ Toss (ٹاس) کیا۔ کبھی کہتا چین آئے گا۔ اور کبھی کہتا کہ ہیڈ آئے گا۔ تو پچاس دفعہ میری بات صحیح نکلی اور پچاس دفعہ غلط۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ہیں۔ میں نے کہا تم نے جو ٹاس Toss کیا ہے۔ اس میں صرف دو چیزیں ہیں۔ چین یا ہیڈ Chain or Head اس طرح تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ لڑکا ہو گا یا لڑکی۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ تمہاری پچیس فیصدی باتیں ٹھیک نکل آئیں۔ اور بعض دفعہ پچاس فیصدی۔ بعض ملکوں میں لڑکے لڑکیوں کی نسبت سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور بعض ملکوں میں لڑکیاں لڑکوں کی نسبت سے زیادہ ہوتی ہیں جہاں لڑکے زیادہ ہوتے ہیں اگر وہاں تم کسی کو کہو کہ تمہارے ہاں لڑکا ہو گا۔ تو ہو سکتا ہے کہ پچاس فیصدی سے بھی زیادہ مرتبہ تمہاری بات صحیح نکل آئے۔ اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود بھی اپنی کسی پیشگوئی میں صرف یہ فرماتے کہ فلاں کے ہاں لڑکا ہو گا تو تمہارا اعتراض معقول تھا لیکن حضرت مسیح موعود نے تو جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے متعلق فرمایا کہ آپ کے ہاں لڑکا ہو گا۔ تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اس لڑکے کی موٹی موٹی آنکھیں ہوں گی۔ اور اس کے جسم پر اس قسم کی پھنسیاں ہوں گی۔ اگر تمہارا اعتراض درست ہے تو تم کوئی ایسی پیشگوئی بتاؤ۔ جس میں کسی نے یہ کہا ہو کہ فلاں کے ہاں لڑکا ہو گا اور اس کی یہ یہ علامات ہوں گی۔ اور پھر وہ بات پچاس فیصدی پوری ہو گئی ہو۔ یا سو میں سے ایک ہی دفعہ پوری ہو گئی ہو۔ یا ہزار میں سے ایک ہی دفعہ پوری ہو گئی ہو۔ یہ تو ممکن ہے کہ اندازے سے بتائی ہوئی اس قسم کی ہزاروں یا لاکھوں خبروں میں سے کوئی ایک آدھ ٹھیک نکل آئے مگر ساری کی ساری یا پچاس فیصدی خبریں یقیناً درست نہیں ہو سکتیں۔

فرمودہ یکم اپریل 1945ء

امامت کا درجہ

ایک دوست نے عرض کیا کہ جس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اماماً فرمایا تھا تو کیا آپ اس وقت نبی تھے۔ اگر نبی تھے تو لوگ اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ امامت کا درجہ نبوت سے بڑا ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

جس وقت قرآن مجید نازل ہوا۔ اس وقت رسول کریم ﷺ نبی تھے یا نہیں تھے اگر نبی تھے تو آپ کے متعلق قرآن کریم میں یہ کیوں آتا ہے کہ انا اول المسلمین (انعام آیت 164) کیا مسلم کا درجہ نبی سے بڑا ہوتا ہے؟

خدمت والدین

ایک دوست نے عرض کیا کہ کیا غیر احمدی والدین کو حج کرانا جائز ہے

حضور نے فرمایا:۔

جب غیر احمدی والدین کو وہ روٹی دے سکتا ہے تو حج کیوں نہیں کرا سکتا۔

کوئی نیکی ضائع نہیں ہوتی

عرض کیا گیا کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود کو نہیں مانتے کیا ان کی نمازیں اور دوسری نیکیاں ضائع جائیں گی۔

حضور نے فرمایا:

ضائع کیوں جائیں گی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کی ہو گی۔ وہ اس کے نتیجہ کو دیکھ لے گا۔ پھر وہ لوگ جو احمدیت میں داخل نہیں۔ ان کی نیکیاں کس طرح ضائع ہو سکتی ہیں۔

وٹہ سٹہ

ایک دوست نے عرض کیا کہ وٹہ سٹہ جائز ہے یا نہیں۔

حضور نے فرمایا ناجائز ہے۔ رسول کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ وٹہ سٹہ کے معنے یہ ہیں کہ لڑکی دے اور لڑکی لے اور دونوں کے مہر متبادل ہوں اور یہ کہا جائے کہ ہم اپنی لڑکی اس شرط پر دیں گے کہ تم اپنی لڑکی دو یہ ناجائز ہے۔ ورنہ صرف ایک کی لڑکی کا دوسری جگہ جانا اور دوسرے کی لڑکی کا پہلی جگہ آنا اور مہر متبادل نہ ہونا یہ ناجائز نہیں۔ یہ تو خود حضرت مسیح موعود نے بھی کیا ہے ہماری ہمشیرہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خاں صاحب مرحوم سے بیاہی گئیں۔ اور نواب صاحب کی لڑکی کی شادی میاں شریف احمد صاحب سے ہوئی یہ جائز ہے۔ وٹہ سٹہ جو ناجائز ہے۔ وہ یہ ہے کہ دونوں کے مہر متبادل ہوں اور یہ شرط کر لی جائے کہ ہم تم کو اس شرط پر لڑکی دیں گے کہ تم بھی اپنی لڑکی ہمیں دو۔

(روزنامہ الفضل 7-جولائی 1960ء)

فرمودہ 2-اپریل 47ء

ہمیشہ تیار رہو

تقسیم ہند سے قبل فسادات کے متعلق فرمایا جہاں ہم دنیا میں امن و صلح قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اس راہ میں ہمیں جو بھی قربانی کرنی پڑے گی۔ ہم اس سے دریغ نہ کریں گے۔ اور اگر باوجود ہمارے صلح کن رویہ کے دشمن ہم پر حملہ آور ہوا۔ اور ہمیں کمزور سمجھ کر کچلنے کا ارادہ کیا۔ تو ہم بزدلوں کی طرح یونہی اپنی جانیں ضائع نہ کر دیں گے۔ بلکہ بہادروں کی طرح اپنا سب کچھ قربان کریں گے۔ مومن بزدل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی غافل ہوتا ہے۔ جب صلح کی تمام کوششوں کے باوجود دشمن لڑائی کی طرح ڈالتا ہے۔ تو پھر مومن پیٹھ نہیں پھیرتا۔ بلکہ نہایت ہمت اور جانفشانی سے شجاعت کی داد دیتا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے بیسیوں جنگیں لڑیں۔ مگر آپ کی چوکسی کا یہ عالم تھا۔ کہ کوئی ایک جنگ بھی ایسی نہیں۔ جس میں آپ کو قبل از وقت دشمن کے ارادوں کا علم نہ ہو گیا ہو۔ اور آپ نے وقت سے پہلے اس کا تدارک نہ کر لیا ہو۔ بسا اوقات تو یہ ہوتا تھا۔ کہ دشمن جنگ کے ارادہ سے ابھی گھر سے نکلا بھی نہ ہوتا تھا۔ کہ اسلامی لشکر اس کی سرکوبی کے لئے پہنچ جاتا۔ مدینہ کے چاروں طرف دشمن ہی دشمن تھے۔ اور ان کے درمیان مسلمان جنگ کے لئے تیاری کرتے رہتے۔ مگر دشمن کو پتہ تک نہ لگتا۔ بے شک بعض دفعہ رسول کریم ﷺ کو بذریعہ وحی و الہام دشمن کے ارادوں کا پتہ لگ جاتا۔ لیکن اکثر دنیاوی ذرائع سے ہی علم ہوتا تھا۔

پس مومن کو ہمیشہ ہشیار رہنا چاہئے۔ جہاں اسے دشمن کی حرکات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ وہاں اسے یہ بھی عزم کر لینا چاہئے۔ کہ میں نے غفلت اور بے کسی کی حالت میں نہیں مرنا۔ غافل قومیں دنیا میں کسی رحم کی مستحق نہیں ہوتیں۔ کیونکہ وہ خود اپنے آپ کو موت کے سپرد کر دیتی ہیں۔ اور وہ چیزیں جو اپنی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہوئی ہیں۔ انہیں استعمال نہیں کرتیں۔ اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتیں۔ لہٰذا ان کا یہ بھی حق نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے مزید طلب کریں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا۔ تم نے پہلی چیزوں سے کیا فائدہ اٹھایا۔ کہ تمہیں اور دی جائیں۔ بہرحال جو قوم اپنے آپ کو غفلت کا شکار بنا دیتی ہے۔ وہ بہت جلد موت کی آغوش میں چلی جاتی ہے۔

پس ہماری جماعت کے پاس جو کچھ ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اگر وہ اس سے فائدہ اٹھائے گی۔ تو اللہ تعالیٰ کے مزید انعامات کی وارث بن سکے گی۔ ورنہ وہ موجودہ زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ جو شخص اپنا گھر خالی کر دیتا ہے وہ اسے دیتا ہے تم بھی اپنے گھروں کو خالی کرو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔ گھروں کو خالی کرنے کے بغیر کچھ نہ ملے گا۔ پس ہمیں لوگوں میں صلح کرانے کے لئے اپنی جانیں لڑا دینی چاہئیں۔ جان بے شک قیمتی چیز ہے۔ مگر اخلاق کے مقابلہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں۔ جب تمہارے بچوں اور عورتوں پر ہاتھ اٹھایا جا رہا ہو۔ اور انہیں ذلیل کیا جا رہا ہو۔ تو اس وقت تمہاری زندگی عبث ہے ان فسادات میں دشمن نے جو شنیع افعال کئے ہیں اس وقت ہماری جماعت کو چاہئے تھا۔ کہ وہ بیچ میں حائل ہو

باقی صفحہ 4 پر

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

بیگم قمر عطاء اللہ

ربوہ سے الفضل کے پرچے آئے تو ایک پرچہ میں میری ایک محسن و مہربان خاتون کے ارتحال کی خبر تھی۔ میری مراد پروفیسر بیگم قمر عطاء اللہ سے ہے۔ بیگم صاحبہ' ساٹھ کی دہائی میں پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ سوشل ورک کی صدر شعبہ تھیں۔ ہم لوگ جب اورینٹل کالج میں پڑھتے تھے تو سوشل ورک کا شعبہ یونیورسٹی کے پرانے کیمپس کی لائبریری کے اردو والے حصہ کے اوپر تھا۔ ایک جانب پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع جیسا جید عالم سامنے لان میں ایک بڑی سی چھتری لگائے بیٹھتا تھا۔ سامنے بیگم صاحب کی سفید و سبز شیورلے کار کھڑی رہتی۔ بیگم صاحبہ اپنے وقت پر کام پر آتیں۔ سر پر سفید دوپٹہ' آنکھوں میں حیا' ہاتھوں میں ایک دو کتابیں' گاڑی سے اترتیں ادھر ادھر دیکھے بغیر چپکے سے اپنے شعبہ کی سیڑھیاں چڑھ جاتیں۔ کئی بار ایسا ہوا کہ ہم لائبریری سے نکلے تو بیگم صاحبہ تشریف لاتی نظر آئیں۔ رک کر سلام کہا۔ دعائیں لیں' اور اپنی راہ لی۔ بیگم صاحبہ کا اتنا رعب داب تھا کہ طلبا انہیں دیکھ کر دبک جاتے مگر آپ نے کبھی کسی کو جھڑکا گھرکا نہیں۔ اپنے کام سے کام رکھتیں۔ زیادہ باتیں نہ کرتی تھیں نہ کرنے دیتی تھیں۔

پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ایک روز نیلا گنبد میں قریشی عبدالمنان اینڈ سنز کی دکان کے سامنے اپنی گاڑی کے پاس کھڑی تھیں کہ ہم ایچیسن کالج ٹیوشن پڑھانے کے لئے جاتے ہوئے ادھر سے گزرے۔ بیگم صاحبہ کو دیکھا۔ رکے۔ سلام کہا۔ بیگم صاحبہ نے پاس بلایا اور فرمانے لگیں: "آپ ایچیسن کالج میں ٹیوشن پڑھانے جاتے ہیں؟" ہم نے جواب دیا "جی"۔ فرمانے لگیں "ہمارا بیٹا فرید احمد عطاء اللہ اسی کالج میں پڑھتا ہے اسے زائد تعلیمی امداد کی ضرورت ہے کیا آپ اس کے لئے ٹیوشن کا وقت نکال سکیں گے؟" ہم نے کہا بسرو چشم! اور اس طرح ہم بیگم قمر عطاء اللہ کے سایۂ عاطفت میں آ گئے۔ کہنے کو تو ہم ٹیوشن پڑھانے جاتے تھے مگر بیگم صاحبہ کے بچوں کا ہم عمر ہونے کی وجہ سے ہم اس گھر کا فرد بن گئے۔ وقت پر جاتے۔ پہلے چائے ملتی کہ وہ سب خاندان کے لئے چائے کا وقت تھا۔ کھانے کا وقت ہوتا تو کھانا ملتا۔ وقت بے وقت بھی پوچھ لیتیں کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟ فرماتی تھیں تم ہوسٹل میں رہتے ہو ہوسٹل کے کھانے کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا کبھی اچھا ہوتا ہے کبھی اچھا نہیں ہوتا اس لئے بے تکلفی سے کہہ دیا کرو کہ فلاں چیز کھانے کو جی چاہتا ہے۔ کئی بار بیگم صاحبہ نے اصرار کے ساتھ بلایا کہ آج فلاں اچھی چیز پکے گی کھانا یہیں کھانا! پھر ہمارے وقت کا بہت خیال رکھتیں کہ ان کے ہاں سے فارغ ہو کر ہمیں ایچیسن کالج جانا ہوتا تھا اور ان کے گھر 10 ریٹیگن روڈ سے ایچیسن کالج کوئی گھنٹے بھر کا راستہ تھا۔ سائیکل پر ہوتے تو احتیاط سے چلانے دائیں بائیں دیکھ کر مڑنے کی نصیحت کرتیں بالکل اسی طرح کہ ہماری ماں لاہور میں ہوتی تو ایسے ہی تردد اور فکر کرتی!

بیگم صاحبہ کی اولاد میں ہم نام کو تو فرید احمد عطاء اللہ کے ٹیوٹر تھے مگر عزیزہ درثمین' جو چھوٹی سی تھیں' ہمیں بہت اچھی لگنے لگیں اور ہم نے انہیں بھی سبق دینا شروع کیا۔ ڈاکٹر درثمین ماشاء اللہ اب پاکستان کی مانی ہوئی ماہر نفسیات ہیں اور اپنے شعبہ میں منفرد سمجھی جاتی ہیں۔ منیر عطاء اللہ ہمارا ہم عمر اور بے تکلف دوست تھا۔ شاہد احمد عطاء اللہ بھی ہمارا دوست ہے مگر بہرحال منیر سے چھوٹا تھا اس لئے ہم اسے برادر خورد ہی سمجھتے تھے بڑے بھائی انیس اس وقت سینڈ ہرسٹ میں ملٹری ٹریننگ کے لئے گئے ہوئے تھے اس لئے ان کا ذکر بھی بڑے ادب آداب سے ہوتا تھا کیونکہ گھر کا سربراہ بھی فوجی تھا یعنی کرنل عطاء اللہ! ہمارا شاگرد فرید تو صرف بی اے ایل ایل بی کر سکا اور اب اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنے ابا کی بنائی ہوئی کمپنی انڈس ویلی کنسٹرکشن کمپنی میں ڈائریکٹر ہے۔ انیس اور شاہد بھی فوج سے فارغ ہو کر اسی کام میں مصروف ہیں۔ منیر سے ہمارا کوئی رابطہ نہیں رہا۔ سنا ہے ملک سے باہر کہیں شرق اوسط میں ہے اور خوب خوشحال ہے۔ اس کی ذہانت سے یہی امید تھی کہ وہ جس میدان میں بھی جائے گا کامیاب ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ بزرگ ماں باپ کی دعائیں رائیگاں تو نہیں جاسکتیں!

گھر کا نظم و نسق کلیتہ" بیگم صاحبہ کے ہاتھ میں تھا۔ کرنل صاحب کا فوج کے زمانہ کا ساتھی اور اردلی مولا بخش گھر کا واحد نوکر تھا۔ بیگم صاحبہ ملازمت کے باوجود اپنے گھر کا کام خود سمیٹتی تھیں۔ مولا بخش جسے سب لوگ چھوٹے بڑے "مولی" کہتے تھے گھر کا ایک معزز فرد تھا کیا مجال کہ کوئی بچہ اسے غیر مناسب طریق سے مخاطب کرے! سب اس کی عزت کرتے تھے کہ یہی ادب آداب ان کے ماں باپ نے انہیں سکھائے تھے۔ باوجود ایک فارورڈ گھرانہ ہونے کے گھر میں قرآن شریف کی تلاوت اور نماز کا باقاعدہ انتظام و اہتمام ہوتا تھا۔ جمعہ پڑھنے کے لئے سارے گھر والے دارالذکر جاتے تھے کچھ عرصہ تو کرنل صاحب اپنی موٹر میں ہمیں بھی اپنے ساتھ لے جاتے رہے کہ اس طرح وقت کی بچت ہوتی ہے مگر ہمارے ذہن پر اس بات کا بوجھ رہتا تھا کہ ہماری کلاس ایسے وقت پر ختم ہوتی تھی کہ تیاری کے لئے بمشکل دس پندرہ منٹ ملتے تھے اور یہی فکر دامنگیر رہتی کہ کرنل صاحب کو انتظار نہ کرنا پڑے ایک دو بار ہم ذرا دیر سے آئے تو خود ہمیں شرمندگی ہوئی ورنہ بیگم صاحبہ یا کرنل صاحب نے کبھی ہمیں دیر سے آنے اور انتظار کھچوانے پر سرزنش نہ کی اسی طرح جمعہ ختم ہونے کے بعد باہتمام ہمیں ساتھ لاتے تاکہ ہم وقت پر تیار ہو کر ان کے گھر ٹیوشن کے لئے پہنچ سکیں اور بچوں کا حرج نہ ہو!

ایک بار سردیوں کے موسم میں بیگم صاحبہ فرمانے لگیں آپ کے پاس مناسب گرم کپڑے ہونے چاہئیں کیونکہ آپ اتنی دور ایچیسن کالج تک سائیکل پر جاتے ہیں اس ماہ کی ٹیوشن ملے تو پہلے کپڑے بنوائیں۔ ہم نے شوخی سے کہہ دیا کہ "ماما"! آپ پیشگی پیسے دے دیں تو میں آج ہی گرم کپڑے خرید لوں کہنے لگیں "دیکھو پیشگی میں دے نہیں سکتی کیونکہ مجھے گھر کے اخراجات کے لئے ایک معین رقم ملتی ہے اس میں سے یکدم دس دن پہلے رقم مہیا کرنا مشکل ہے۔ آپ کو دے دوں گی تو باقی مہینہ ہم کیسے گزاریں گے"۔ ہم حیران رہ گئے کہ اتنا امیر گھرانا ہے اور یہ ساٹھ روپے پیشگی دینے کی استطاعت نہیں رکھتے مگر حقیقت یہی تھی کہ بیگم صاحبہ نے اپنے سگھڑپن سے گھر کی پوزیشن بھی قائم رکھی ہوئی تھی اور بچوں کی تعلیم و تعلم کا بھی پورا انصرام کیا ہوا تھا۔ وہ امیروں والے چونچلے بالکل نہیں تھے۔ گھر میں ایک ہی گاڑی تھی وہ حسب ضرورت استعمال ہوتی تھی۔ خوشحال سفید پوش گھرانہ تھا۔ گھر میں بھی (دینی) سادگی کا چلن تھا۔ ان کا ڈرائننگ روم بھی غیر ضروری آرائش سے بے نیاز تھا۔ کھانا پینا رہن سہن ہر چیز سادگی کی آئینہ دار۔ حالانکہ کرنل صاحب فل کرنل ریٹائر ہوئے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے آنکھوں کے سپیشلسٹ تھے مگر ریٹائر ہونے کے بعد پریکٹس نہیں کی۔ ایک بالکل نیا کاروبار شروع کیا یعنی ٹیوب لگانے کا کام۔ اس کام میں محنت بھی بہت تھی پیسہ بھی بہت لگانا پڑا مگر کرنل صاحب نے اپنی ہمت سے اس کام میں خوب نام کمایا۔ ہر ایک کو علم تھا احمدی ہیں اور احمدیت کے بارہ میں تھے بھی غیرت مند کسی کی مجال نہیں تھی کہ کوئی اونچی نیچی بات کرے۔ ان کے عملہ میں احمدی بھی تھے غیر احمدی بھی مگر کبھی کسی احمدی سے امتیازی سلوک نہیں کیا کسی غیر احمدی سے بے جا سلوک روا نہیں رکھا۔ وہ لوگوں کو ان کے کام سے جانچتے تھے یہی حال بیگم صاحبہ کا تھا۔ اس خاندان کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے دوستی تھی۔ اس خاندان کا امتیاز یہ تھا کہ بچے بڑے سب پکے اور سچے احمدی تھے۔ اب یہ ورثہ ان کی نسل میں اللہ کے فضل سے اسی طرح جاری ہے۔

بیگم صاحبہ کا ایک کارنامہ یاد رکھنے کا ہے کہ خود تو مہینہ کی پہلی تاریخ کو چندہ دیتی ہی تھیں بچوں کو بھی پابند کیا ہوا تھا کہ پہلے اپنا خدام کا اطفال کا چندہ نکالو۔ اس طرح بچوں میں انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ بیدار کرتی رہتی تھیں۔

بیگم صاحبہ یونیورسٹی کے حلقوں میں بھی بڑی نیک نام تھیں۔ ان کے ماتحت اساتذہ ان کا نام احترام سے لیتے تھے وہ جو اپنے صدر شعبہ کے ساتھ خدا واسطے کا بیر رکھنے کی رسم قبیح بعد میں رائج ہو گئی وہ اس وقت بالکل نہیں تھی۔ ہر استاد اپنے آپ کو اپنے کام کا ذمہ دار سمجھتا تھا۔ ہر استاد شعبہ کے مفاد کو مقدم جانتا تھا۔ ہم نے بیگم صاحبہ کے رفقائے کار کو ان کے ریٹائر ہو جانے کے بعد بھی ان کی تعریف کرتے ہی دیکھا۔

بیگم صاحبہ اپنی طبیعت کے استغناء کے باعث ریٹائر ہونے کے بعد زیادہ فعال نہ رہیں مگر مطالعہ اور علمی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ ہم جب بھی ملنے گئے انہیں مطالعہ میں مصروف پایا۔ چار سال پہلے لندن کے جلسہ پر انہیں دیکھا بہت ضعیف و کمزور ہو گئی تھیں مگر ہمت کر کے جلسہ پر آ گئی تھیں' اس وقت اپنے منجھلے بیٹے شاہد اور اس کی بیگم کا سہارا لئے کھڑی تھیں۔ میں نے بڑھ کر سلام کیا آپ نے اسی مادرانہ شفقت سے ہمارے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی جس طرح لاہور کے زمانہ میں دیا کرتی تھیں۔ یہ ان کی شفقت تھی کہ ہم اب تک ان کے خاندان کا حصہ چلے آ رہے ہیں۔ ان کی اولاد سے وہی برادرانہ تعلقات ہیں۔ پاکستان میں تھے تو لاہور میں انیس' شاہد' فرید اور درثمین سب سے ملنا رہتا تھا اور دور بیٹھے ہیں تو ان کی یاد دل میں رہتی ہے۔ مگر افسوس کہ وہ پیار کرنے والی ہستی نہ رہی۔ جس کو ان کے بچے ہی ماما نہیں کہتے تھے ہم بھی اپنی ماں ہی سمجھتے اور ماما ہی کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

جاتی۔ اور کہتی کہ تم عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی بجائے ہمیں قتل کرو۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو تم دیکھتے کہ یہ فسادات بڑھنے نہ پاتے۔ کیونکہ غیر محل اور نامناسب جگہ پر عداوت اور غصہ فروغ نہیں پکڑتا۔ اور بہت جلد ہی ندامت محسوس ہونے لگتی ہے۔

پس ایسے مواقع پر ہماری جماعت اگر آگے بڑھے اور ظالموں کی راہ میں حائل ہو جائے۔ تو ظلم کبھی بھی پنپ نہ سکے۔ اور اس کی بنیادیں ہل جائیں۔ اور ظالموں کے دل پگھل جائیں۔

(روزنامہ الفضل 5-اپریل 1947ء)

بقیہ صفحہ 6

چلاتے وقت وہ اسے اپنے سینے پر آویزاں کرے گا۔ یہ کارڈ ایسوسی ایشن جاری کرے گی جس میں رکشہ ڈرائیور کا نام' ولدیت' تاریخ پیدائش' قومی شناختی کارڈ نمبر' بلڈ گروپ وغیرہ کا اندراج ہو گا۔ صدر کے دستخط اور ایسوسی ایشن کی مہر کے ساتھ ساتھ اس کارڈ پر یہ بھی لکھا ہو گا کہ "اس کارڈ کا مالک ربوہ میں موٹر سائیکل ایسوسی ایشن کا ممبر ہے اور پیشہ وارانہ اخلاق و قوانین کی پابندی کا وعدہ کرتا ہے۔" اس کے خلاف کسی بھی قسم کی کوئی شکایت ایسوسی ایشن کے پاس کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کارڈ میں ہر ڈرائیور کو جاری کیا جانے والا نمبر بھی درج ہو گا۔ اور یہ کارڈ اس ڈرائیور کو جاری کیا جائے گا جو ایسوسی ایشن کی طرف سے تمام شرائط پوری کر چکا ہو گا۔ سواریوں کے تحفظ اور پر امن ماحول پیدا کرنے کے لئے ایسے کارڈز کا اجراء قابل تحسین ہے۔

فخر الحق شمس صاحب

قسط اول

ربوہ کا پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم

ربوہ میں موٹر سائیکل رکشہ اپنی تمام تر خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ شہرت پا رہا ہے

پاکستان میں موٹر سائیکل رکشے چند سال سے ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر صوبہ پنجاب میں ان کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت پنجاب میں 20 ہزار سے زیادہ موٹر سائیکل رکشے چل رہے ہیں۔ مختلف شہروں میں رکشہ کی مختلف شکلیں پائی جاتی ہیں۔ رکشے کا سب سے پرانا اسٹائل بوہڑے والا سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں دو رجسٹرڈ کمپنیوں سوزوکی اور چنگ چی کے رکشے بھی مقبول ہو رہے ہیں۔ گویہ رکشہ پنجاب کے مختلف شہروں میں کئی سالوں سے چل رہا ہے لیکن ربوہ میں اس کا آغاز 1995ء کے لگ بھگ ہوا۔ ربوہ میں اس وقت 2 سو پچاس سے زائد موٹر سائیکل رکشے پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔

ربوہ میں اس کی آمد سے جہاں وقت کی بچت اور بے شمار فوائد حاصل ہوئے ہیں وہاں ٹریفک کے لوڈ اور دیگر مسائل میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ موٹر سائیکل رکشہ نے دھوئیں اور آواز کی وجہ سے یہاں فضائی اور شور کی آلودگی میں اضافے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ موٹر سائیکل رکشہ کے کیا فوائد اور نقصانات ہیں۔ ربوہ کے پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم میں اس کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اس کی موجودگی میں ماحولیاتی آلودگی میں کس طرح اضافہ ہوا ہے۔ اس کے بارے میں کیا قوانین بنائے گئے ہیں، ان پر کس حد تک عمل کیا جا رہا ہے اور اہل ربوہ اس سواری کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ ان سب سوالوں کا جواب حاصل کرنے کے لئے ہم نے ایک سروے کا اہتمام کیا۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے تفصیلات پیش کی جا رہی ہیں۔

قانونی حیثیت

ربوہ میں موٹر سائیکل رکشہ کے آغاز کی تفصیلات سے پہلے پاکستان میں اس کی قانونی حیثیت کے بارے میں چند معلومات ملاحظہ فرمائیں چند برس پہلے آٹو رکشہ لیبر یونین جنوبی پنجاب کے سرپرست نے پنجاب میں سواری موٹر سائیکل رکشہ پر پابندی عائد کرنے کے لئے لاہور ہائی کورٹ بنچ بہاولپور میں رٹ پٹیشن نمبر 2640-97 دائر کی تھی۔ جس پر عدالت عالیہ کے سنگل اور ڈبل بنچ نے سیکرٹری ٹرانسپورٹ پنجاب کو آٹو رکشہ اور موٹر سائیکل رکشہ والوں کا موقف سننے کے بعد فیصلے کا اختیار دیا تھا۔ جس پر سیکرٹری ٹرانسپورٹ پنجاب نے اس کیس کی سماعت اور موٹر وہیکل ایگزامنروں و انجینئرنگ یونیورسٹی پنجاب کے مکینیکل انجینئروں کی رپورٹوں کے بعد بذریعہ سرکلر نمبر Sotr-1-2P9 کے تحت پنجاب بھر میں موٹر سائیکل رکشوں پر پابندی عائد کر دی تھی۔ جس

> ایک مناسب موٹر سائیکل رکشہ 35 سے 40 ہزار روپے تک تیار ہو جاتا ہے۔ اور یاد رہے کہ استعمال شدہ دو سیٹوں والے آٹو رکشہ کی قیمت ایک لاکھ روپے تک ہے۔

پر موٹر سائیکل رکشہ والوں نے عدالت عالیہ بنچ بہاولپور سے عارضی حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا۔ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے قانون میں یہ واضح لکھا ہے کہ کوئی بھی گاڑی بطور پبلک وہیکل سروس اس وقت تک استعمال نہیں ہو سکتی جب تک اس کی اجازت حکومت نہ دے اور حکومت کی طرف سے منظور شدہ ڈیزائن نہ بنایا جائے۔

اخبارات کی اطلاع کے مطابق یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گورنر پنجاب جنرل (ر) محمد صفدر صاحب اس معاملے میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ چنانچہ موٹر سائیکل رکشہ کو قانونی حیثیت دینے کے لئے مسودہ گورنر پنجاب کو پہنچا دیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مضبوط باڈیوں والے موٹر سائیکل رکشوں کو ہی سڑک پر لانے کی اجازت دی جائے گی۔ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے اس وقت پنجاب میں 20 ہزار کے لگ بھگ موٹر سائیکل رکشے چل رہے ہیں۔ جن سے نہ صرف بیروزگاری کم ہوئی ہے۔ بلکہ عوام کو ایک مفید اور سستی ٹرانسپورٹ بھی مہیا ہوئی ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان 20 ہزار موٹر سائیکل رکشوں میں ان کی تعداد بھی کافی ہے جو پرانی موٹر سائیکل اور بازار سے کم کوالٹی کی دستیاب پیسز اور باڈی کے ساتھ بنے ہیں۔ اندازہ ہے کہ انہیں حکومت قانونی حیثیت نہیں دے گی کیونکہ یہ سواریوں کے لئے مقابلۃً غیر محفوظ ہیں۔

چنگ چی، سوزوکی اور سہراب وغیرہ سب سے کامیاب موٹر سائیکل رکشہ سمجھا جاتا ہے۔ جس کی بنیادی وجہ اس کا ڈیزائن اور کوالٹی ہے۔ بعض اور رجسٹرڈ کمپنیوں کے موٹر سائیکل رکشہ بھی موجود ہیں مگر قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کی مقبولیت کم ہے۔ خیال ہے کہ گورنمنٹ کم از کم 100 سی سی موٹر سائیکل رکشہ کی منظوری دے گی۔ رجسٹریشن کو لازمی قرار دیا جائے گا اور روٹ پرمٹ جاری کئے جائیں گے۔

آج کل اخبارات میں یہ بھی شائع ہو رہا ہے کہ حکومت پنجاب نے موٹر سائیکل رکشہ چلانے کی باقاعدہ اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تاہم اس سے قبل موٹر سائیکل رکشہ کے ڈیزائن میں تبدیلی کر کے اسے محفوظ بنایا جائے گا۔ تاکہ اس میں سفر کرنے والے مسافروں کو حادثات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ دنوں سیکرٹری ٹرانسپورٹ کی زیر صدارت ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں سیکرٹری بی ٹی اے، موٹر وہیکل ایگزامنر، سہراب اور چنگ چی کمپنی کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب نے موٹر سائیکل رکشہ کو قانونی شکل دینے کے لئے گورنر پنجاب کو جو مسودہ ارسال کیا تھا، انہوں نے یہ احکامات جاری کر کے واپس بھجوا دیا ہے کہ اس سواری کو اس قابل بنایا جائے جو مسافروں کے لئے انتہائی محفوظ ہو۔

ربوہ میں آغاز

ربوہ میں موٹر سائیکل رکشوں کی آمد تقریباً پانچ سال پہلے شروع ہوئی۔ اس کی ابتداء مکرم شیخ محمد لطیف صاحب آف دارالنصر نے کی جن کی عمر 46 سال ہے۔ جب چار سال کے تھے تو ٹائیفائڈ بخار کی وجہ سے ان کی دونوں ٹانگیں ضائع ہو گئیں اور یہ معذور ہو گئے۔ لیکن انہوں نے اپنی اس معذوری کو کمزوری نہیں بنایا اور شروع سے ہی محنت مزدوری کرنا شروع کر دی۔ انہوں نے معذوروں کے لئے چھ سے زائد ٹرائی موٹر سائیکل بھی بنائے اور اب گزشتہ چند سال سے ربوہ میں موٹر سائیکل رکشے بنانے اور چلانے کا کام کر رہے ہیں۔

پانچ سال پہلے ربوہ میں پہلا رکشہ C-G 125 کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ جس پر 35 ہزار روپے لاگت آئی تھی۔ یہ رکشہ ناصر آٹوز کالج روڈ پر تیار کیا گیا تھا۔ اس کے بارے میں انہوں نے بتایا "ہمارا خیال تھا کہ پہلا رکشہ بنایا ہے سڑک پر چلنے کے قابل ہو گا لیکن جب اس کا عملی تجربہ کیا گیا تو بعض وجوہات کی بنا پر باڈی، موٹر سائیکل سے الگ ہو گئی۔ پھر نسبتاً مضبوط اشیاء سے دوبارہ بنایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہوئی۔"

آغاز میں رکشہ پر بیٹھنا اہل ربوہ کے لئے بالکل نیا تجربہ تھا اس لئے شروع میں رکشہ پر سواری نہیں بیٹھتی تھی، اسے تانگے کی بجائے رکشہ پر بیٹھنا عجیب لگتا تھا۔ کیونکہ ربوہ میں شروع سے ہی تانگے میں بیٹھنے کی عادت تھی اس لئے آہستہ آہستہ سواریاں رکشہ کی طرف مائل ہوئیں اور دو ماہ کے بعد اس پر سواری بیٹھنا شروع ہوئی۔

مشکلات

ربوہ میں تانگے کی موجودگی میں رکشہ چلانے کا کاروبار خاصا مشکل کام ثابت ہوا۔ اس راہ میں بہت مشکلات کھڑی کی گئیں اور انہیں اس اقدام سے باز رکھنے کے کے لئے شہر میں مختلف قسم کی افواہیں پھیلائی گئیں۔ اس بارے میں شیخ محمد لطیف صاحب نے بتایا۔ "ربوہ میں رکشہ کی ابتداء بہت مشکل تھی لیکن ہم نے ہمت نہیں ہاری اور اپنا سفر جاری رکھا، کئی افواہیں بھی پھیلائی گئیں کہ رکشہ الٹ جاتا ہے۔ آج تک رکشہ کبھی اپنی بناوٹ کی وجہ سے تو نہیں الٹا۔ اکا دکا اگر ایسا واقعہ ہوا بھی ہے تو ٹریفک میں بے اصولی کی وجہ سے ہوا ہے۔" پھر رکشے نے ربوہ میں ترقی کی اور شروع میں ریلوے پھاٹک سے دارالنصر تک ایک دن میں رکشہ 30-35 چکر لگا لیتا تھا۔ لیکن رکشوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے اب ایک رکشہ دن میں اوسطاً 10 چکر لگا لیتا ہے۔

ایسوسی ایشن

وقت کے ساتھ ساتھ ربوہ میں رکشہ کا نظام پختہ ہونے لگا۔ جب ربوہ میں چلنے والے موٹر سائیکل رکشوں کی تعداد 20 تک پہنچی تو مشکلات قدرے کم ہوئیں۔ رکشہ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا۔ دفتر صدر عمومی اور انتظامیہ نے بہت تعاون فرمایا۔ اس بارے میں شیخ محمد لطیف صاحب نے بتایا۔ "جب ربوہ میں 12 رکشے ہو گئے تو ہم نے ایک ایسوسی ایشن کی ضرورت محسوس کی اور اس طرح سوچ بچار کے بعد ربوہ موٹر سائیکل رکشہ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا اور اس کا پہلا صدر مجھے منتخب کیا گیا۔"

تازہ کوائف

آج کل ربوہ میں موٹر سائیکل رکشے ترقی کی منازل بڑی تیزی سے طے کرتے چلے جا رہے ہیں۔ سواریاں ان میں بیٹھ کر اطمینان محسوس کرتی ہیں۔ کیونکہ اس سے وقت کی بچت ہوتی ہے اس لئے لوگ موٹر سائیکل رکشے کو

ترجیح دیتے ہیں۔ اس وقت ربوہ میں 2 سو پچاس سے زائد رکشے سڑکوں پر رواں دواں ہیں۔ اس تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر بڑھتی ہوئی تعداد کو نہ روکا گیا تو ربوہ کی سڑکوں پر حد سے زیادہ لوڈ آجائے گا۔ تین جگہوں پر موٹر سائیکل رکشہ کے اسٹینڈ بنائے گئے ہیں جن میں بس سٹینڈ' ریلوے پھاٹک اور منڈی موڑ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ شہر کے مختلف علاقوں میں مزید رکشہ سٹینڈ بنانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ سواری کو رکشہ حاصل کرنے میں سہولت ہو اور ٹریفک کے مسائل پر بھی قابو پایا جاسکے۔

آمد موٹر سائیکل رکشہ ڈرائیور ہر قسم کا خرچ نکال کر 2 سو روپے روزانہ کما لیتے ہیں۔ اور عید اور دوسرے اہم مواقع پر بعض ڈرائیور ایک ہزار سے ڈیڑھ ہزار تک بھی کما لیتے ہیں۔ ربوہ میں موٹر سائیکل رکشوں کی ابتداء کرنے والے شیخ محمد لطیف صاحب 30-35 کلو میٹر روزانہ رکشہ چلاتے ہیں اس طرح پانچ سال کے عرصہ میں وہ 60 ہزار کلو میٹر سے زائد رکشہ چلا چکے ہیں۔

منافع بخش کاروبار نیا رکشہ بنانے کے بارے میں شیخ محمد لطیف صاحب نے کہا "نیا رکشہ بنانا زیادہ مشکل کام نہیں ہے اس کے لئے بیرنگ بریکٹ' چین گراری سیٹ' اسٹنگ' راڈ' پائپ اور کمانیاں وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے اور میں تو بے روزگار حضرات سے کہتا ہوں کہ میں 30 سے 40 ہزار روپے میں بہترین رکشہ بنا کر دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ مناسب اور منافع بخش کاروبار اور کوئی نہیں ہے۔"

ماہر کاریگر چھ سواریوں کے لئے رکشہ بنانے کے 15 سے 20 ہزار روپے لیتا ہے اور دو سٹروک استعمال شدہ موٹر سائیکل 20 ہزار روپے تک آجاتا ہے اس طرح ایک مناسب موٹر سائیکل رکشہ 35 سے 40 ہزار روپے تک بن جاتا ہے۔ اور یاد رہے کہ استعمال شدہ دو سیٹوں والے آٹو رکشہ کی قیمت ایک لاکھ روپے تک ہے۔ موٹر سائیکل رکشہ کی دیکھ بھال اور دیگر اخراجات بھی آٹو رکشہ سے کہیں کم ہیں۔ یہ پٹرول میں بھی کم خرچ ہے یعنی 30 کلو میٹر سے زیادہ فاصلہ صرف ایک لیٹر میں طے کر سکتا ہے جبکہ عام آٹو رکشہ مشکل سے ایک لیٹر میں 20 کلو میٹر چلتا ہے۔ سپیئر پارٹس کے لحاظ سے بھی اگر دیکھا جائے تو موٹر سائیکل رکشہ بہت سستا ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر اس نے آٹو رکشہ اور تانگہ کے کاروبار کو نقصان پہنچایا ہے۔

آرام دہ بنانے کے لئے موٹر سائیکل رکشہ کو زیادہ کار آمد' محفوظ اور آرام دہ بنانے کے لئے ربوہ میں تحقیقی کام جاری ہے۔ بعض باڈی میکر اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ موٹر سائیکل رکشے کی ایسی باڈی بنائی جائے جس میں کوئی نقص نہ ہو۔ وہ سڑکوں پر سہولت سے چل سکے' ڈرائیورز اور مالکان کے لئے کم خرچ ہو۔ سواریاں اس میں بیٹھ کر آرام اور تحفظ محسوس کریں اور وہ باڈی قانونی شرائط کو پورا کرنے والی بھی ہو۔ ربوہ میں رکشہ بنانے اور مرمت کرنے کے لئے چار پانچ بڑی ورکشاپیں کام کر رہی ہیں جن میں ناصر آٹوز نمایاں ہے۔ ناصر احمد صاحب ناصر آٹوز والے اب تک 70 سے زائد موٹر سائیکل رکشوں کی باڈیاں بنا چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ باڈی بنانے کے لئے وہ جو سامان استعمال کرتے ہیں وہ معیاری اور مضبوط ہوتا ہے۔ اچھے میٹیریل کے ساتھ یہ 19 ہزار روپے کی باڈی بنا کر دیتے ہیں موٹر سائیکل رکشہ کی باڈی بنانے کی تفصیلات کے بارے میں ناصر صاحب نے بتایا۔ "ہماری بنائی ہوئی موٹر سائیکل رکشہ کی باڈی زیادہ محفوظ' آرام دہ اور مضبوط ہے۔ اس کی چھت نہ صرف ڈرائیور کو موسموں کی شدت سے بچاتی ہے بلکہ حادثے کی صورت میں جانی نقصان سے بھی محفوظ رکھتی ہے جبکہ

> **موٹر سائیکل رکشہ کو زیادہ کار آمد' محفوظ اور آرام دہ بنانے کیلئے ربوہ میں تحقیقی کام جاری ہے۔ بعض باڈی میکر اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ اس کی ایسی باڈی بنائی جائے جس میں کوئی نقص نہ ہو۔**

بعض رجسٹرڈ کمپنیوں کے رکشے زیادہ محفوظ نہیں ہوتے۔ خاص طور پر ان کی چھتیں فائبر کی ہونے کی وجہ سے غیر محفوظ ہوتی ہیں۔ اور حادثے کی صورت میں حفاظت نہیں کرتیں۔"

ناصر آٹوز والے باڈی کے علاوہ مکمل رکشہ بھی بناتے ہیں۔ انہوں نے تحقیق کے بعد رکشے میں کافی تبدیلیاں کر کے عوام کی سہولت کے لئے اچھے سے اچھا رکشہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے بتایا۔ "ہمارے بنائے ہوئے رکشے کی رفتار مناسب' آواز کم' بریک کا اعلیٰ نظام' بہترین کمانی اور جھولا وغیرہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے زیادہ وزن کے باوجود انجن پر لوڈ نہیں پڑتا اور رکشے کی جمپنگ بھی صحیح ہوتی ہے۔ اور یہ رکشہ چھ سواریاں لے کر 20 درجے کے زاویے تک آسانی سے اونچائی عبور کر لیتا ہے۔ جن رکشوں کی آواز زیادہ ہو ان میں دیسی ڈھولکیاں لگائی جاتی ہیں جبکہ ہم آواز کو کنٹرول کرنے کے لئے خاص قسم کی ڈھولکی بنا رہے ہیں۔ رجسٹرڈ کمپنیاں اپنے بنائے ہوئے رکشوں میں ڈبل گراری سسٹم استعمال کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جبکہ ہم اپنے رکشوں میں سنگل گراری سسٹم استعمال کرتے ہیں جس سے نہ صرف قیمت کم ہوتی ہے بلکہ اس کی کارکردگی بھی بہتر ہو جاتی ہے۔" مستقبل میں ناصر صاحب کے کئی منصوبے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک ایسا موٹر سائیکل رکشہ بنانا چاہتے ہیں جو ڈیزل سے چلتا ہو' وہ موٹر سائیکل کا اصل پٹرول انجن صرف گیئر سسٹم کو برقرار رکھنے کے لئے ہی استعمال کریں گے جبکہ موٹر سائیکل کو طاقت دینے کے لئے ڈیزل انجن (پیٹر انجن) لگایا جائے گا۔ اس سے موٹر سائیکل رکشہ کی رفتار میں کمی تو ہو گی لیکن تیل کی بچت اور آواز میں کمی کے ساتھ اس کی ریپیئرنگ بھی سستی ہو گی۔ ان کا کہنا ہے کہ اچھی چیز جہاں سے ملے اس کو استعمال کرنا چاہئے لیکن جو کمی اور خرابی ہو اسے دور کر کے اصل اور عمدہ چیز بنانی چاہئے۔

تنظیمی ڈھانچہ ربوہ میں موٹر سائیکل رکشہ ایسوسی ایشن گذشتہ چند سال سے رکشہ ڈرائیوروں اور اہالیان ربوہ کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس کا باقاعدہ تنظیمی ڈھانچہ بنایا گیا ہے۔ جس میں صدر' نائب صدر' جنرل سیکرٹری' ویلفیئر سیکرٹری' فنانس سیکرٹری' پریس سیکرٹری' ایگزیکٹو ممبرز اور گروپ لیڈرز وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہر محلے میں ایسوسی ایشن کا نمائندہ بھی مقرر کیا گیا ہے جو سواریوں کو درپیش مسائل کا حل اور اس کی اطلاع مرکزی کمیٹی کو دیتا ہے تمام رکشہ ڈرائیورز ایسوسی ایشن کے ممبر کہلاتے ہیں۔ کام کی آسانی اور رابطہ کے لئے 10 سے 15 ممبران پر ایک گروپ تشکیل دیا گیا ہے۔ باہم رضامندی سے اس کا ایک لیڈر ہوتا ہے۔ ہر تین گروپ لیڈرز اپنا ایک ایگزیکٹو ممبر منتخب کرتے ہیں۔ یہ ایگزیکٹو ممبرز ایسوسی ایشن کے مرکزی ڈھانچہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اس طرح ایسوسی ایشن کا تمام رکشہ ڈرائیوروں کے ساتھ رابطہ آسان ہو جاتا ہے۔ صدر ایسوسی ایشن نے اہالیان ربوہ سے درخواست کی ہے کہ ان کو اگر کوئی شکایت ہو تو وہ اپنے محلے میں موجود ایسوسی ایشن کے نمائندہ کو ضرور بتائیں تاکہ جلد از جلد اس کا ازالہ کیا جاسکے اور ربوہ کے پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم کو اور زیادہ محفوظ بنایا جا سکے۔

نئے منصوبے شیخ بشارت احمد صاحب شاکر صدر ربوہ موٹر سائیکل رکشہ ایسوسی ایشن ڈیڑھ سال پہلے امریکہ سے آئے ہیں' پیشہ کے اعتبار سے الیکٹرونکس انجینئر ہیں۔ انہوں نے ایسوسی ایشن کا لائحہ عمل بیان کرتے ہوئے کہا۔ "رکشہ ایسوسی ایشن ربوہ میں بہت سے ایسے کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے اہالیان ربوہ کو سہولتیں اور تحفظ حاصل ہو۔ ٹریفک کے حوالے سے ہم ربوہ کو مثالی شہر بنانا چاہتے ہیں۔ رکشہ ڈرائیور کو ایک کارڈ جاری کیا جائے گا۔ رکشہ

باقی صفحہ 4 پر

چیمپئنز ٹرافی ہاکی

چیمپئنز ٹرافی 1978ء سے اب تک مسلسل کھیلی جا رہی ہے۔ صرف 1979ء میں چند وجوہات کی بناء پر یہ ٹورنامنٹ منعقد نہ ہو سکا یہ ٹرافی جیتنے والی ٹیمیں درج ذیل ہیں۔

سال	فاتح ٹیم
1978ء	پاکستان
1980ء	پاکستان
1981ء	ہالینڈ
1982ء	ہالینڈ
1983ء	آسٹریلیا
1984ء	آسٹریلیا
1985ء	آسٹریلیا
1986ء	جرمنی
1987ء	جرمنی
1988ء	جرمنی
1989ء	آسٹریلیا
1990ء	آسٹریلیا
1991ء	جرمنی
1992ء	جرمنی
1993ء	آسٹریلیا
1994ء	پاکستان
1995ء	جرمنی
1996ء	ہالینڈ
1997ء	جرمنی
1998ء	ہالینڈ
1999ء	آسٹریلیا
2000ء	ہالینڈ

خواتین مقابلے

1987ء	ہالینڈ
1989ء	جنوبی کوریا
1991ء	آسٹریلیا
1993ء	آسٹریلیا
1995ء	آسٹریلیا
1997ء	آسٹریلیا
1999ء	آسٹریلیا
2000ء	ہالینڈ

(روزنامہ دن 6 جون 2000ء)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امداد بند ہونے پر جنگ بندی ہوئی

بھارتی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ پاکستان کی طرف سے امداد بند ہو جانے پر حزب المجاہدین نے جنگ بندی کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حزب المجاہدین کی پیشکش پر حکومت غور کر رہی ہے۔ بہت جلد جواب دیا جائے گا۔

بھارتی فوجی خوش ہو گئے

مقبوضہ کشمیر میں تعینات بھارتی فوجی حزب المجاہدین کی طرف سے تین ماہ کیلئے جنگ بندی کے اعلان پر خوش ہو گئے۔ ایک فوجی نے کہا کہ جنگ بندی سے 11 سالہ مصیبتیں ختم ہو جائیں گی۔ نئی زندگی شروع ہو گی۔

پاکستان خطرناک ملک ہے

روس کے ایک ممتاز روزنامے نے پاکستان کو زیادہ خطرناک ملک قرار دیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ کے سنسنی خیز بیان نے دنیا کو ایٹمی جنگ کے زیادہ قریب کر دیا ہے۔ سیکرٹری خارجہ نے جرمنی کے دورے کے دوران کہا تھا کہ پاکستان اس بات کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتا کہ ایٹمی اسلحے کا استعمال نہیں کیا جائے گا روسی اخبار نے لکھا ہے کہ پاکستان شمالی کوریا، عراق اور ایران سے زیادہ خطرناک ملک ہے۔

پہلے پاکستان سازگار حالات پیدا کرے

بھارت نے کہا ہے کہ پاکستان سازگار حالات پیدا کرے تو ہم مذاکرات کیلئے تیار ہیں۔ بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت مذاکرات کے خلاف نہیں۔ البتہ یہ مذاکرات صرف اس صورت حال میں ہونگے جب پاکستان سازگار حالات پیدا کرے۔

بھارت پاکستان اور امریکہ کا تعاون

بی بی سی پر ایک بھارتی تجزیہ نگار نے حزب المجاہدین کی طرف سے جنگ بندی کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں بھارت پاکستان اور امریکہ کا تعاون شامل ہے۔ حزب المجاہدین کیلئے یکطرفہ اعلان بہت مشکل تھا۔ قاضی حسین احمد کے بیانات سے واضح ہو گیا ہے کہ کوئی سمجھوتہ ضرور ہوا ہے۔ پاک بھارت مذاکرات شروع ہو سکتے ہیں۔ جماعت اسلامی کی مرضی اس اعلان میں شامل ہے۔ تاہم حزب المجاہدین کے اس مطالبے پر عمل در آمد مشکل ہے کہ بھارتی فوج بھی اپنی کارروائیاں بند کرے تا کہ مذاکرات کا سلسلہ شروع کرنے کیلئے سازگار ماحول پیدا ہو سکے۔ تاہم وادی میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کی جا سکتی ہیں۔

پاکستان ثبوت فراہم کرے

طالبان نے کہا ہے کہ پاکستان ٹھوس ثبوت فراہم کردے تو دہشت گرد اس کے حوالے کر دیں گے۔ نائب وزیر داخلہ محمد خاکسار نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم دہشت گردی میں ملوث افراد کو تحفظ فراہم نہیں کر رہے۔ پاکستان کی طرف سے فرقہ واریت میں ملوث دہشت گردوں کی فہرست اور ان کے خلاف دستاویزات اور ثبوتوں کا انتظار ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک کو جہاد اور دہشت گردی میں فرق کرنا چاہئے۔ ریڈیو تہران نے کہا ہے کہ طالبان نے پاکستان سے اپنے مخالفین کی واپسی کا بھی مطالبہ کر دیا ہے۔

کیمپ ڈیوڈ مذاکرات ناکام

مشرق وسطی کے مسئلے پر دو ہفتوں سے زائد عرصہ سے جاری مذاکرات بالآخر ناکامی سے ہمکنار ہو گئے۔ صدر کلنٹن کی کوششیں بظاہر فی الحال ناکام رہیں۔ اسرائیل کے وزیر اعظم ایہود بارک کے بارے میں خبر ہے کہ وہ اسرائیل واپس پہنچ گئے ہیں۔ خلیجی اخبارات نے کیمپ ڈیوڈ مذاکرات کو فلسطینیوں کی فتح قرار دیا ہے۔ فلسطین اور اسرائیل دونوں نے اپنی سیکیورٹی فورسز کو الرٹ کر دیا ہے۔ فلسطین کے اعلیٰ مذاکراتی نمائندے صائب اراکات نے کہا ہے کہ مذاکرات کو ناکام نہیں قرار دیا جا سکتا۔ بلکہ حالیہ مذاکرات سے مستقبل میں ایک جامع اور مستقل امن سمجھوتہ طے پانے کی بنیاد فراہم ہو گئی ہے۔ سمجھوتہ طے نہ پانے کے سلسلے میں کسی پر الزام عائد نہیں کیا جا سکتا۔

کیوبا میں مظاہرہ

کیوبا میں لاکھوں افراد نے امریکہ کے خلاف مظاہرہ کیا اور پابندیاں ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ کیوبا پر امریکی پابندیاں عائد ہوئے 40 سال گذر چکے ہیں جو شمالی کوریا پر پابندیاں عائد ہونے کے بعد سب سے بڑا عرصہ ہے۔ مظاہرہ کرنے والوں کی تعداد 10 لاکھ بتائی گئی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

سیرۃ حضرت نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ مثالیں از مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر برطانیہ اور امام بیت الفضل لندن (اردو)

3-35 p.m. اردو نظم۔اعلانات

3-45 p.m. سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خواتین سے خطاب (جلسہ گاہ خواتین سے)

5-30 p.m. اسلام آباد سے لائیو

تیسرا سیشن

8-00 p.m. تلاوت و ترجمہ۔نظم

8-30 p.m. سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

11-00 p.m. اسلام آباد سے لائیو نشریات

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ فائزہ توقیر اہلیہ مکرم توقیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5۔ جولائی 2000ء کو تین بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام "منزہ احمد" عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم میاں عطاء اللہ نسیم بھیروی صاحب دارالرحمت وسطی کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆......☆......☆......☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم فضل احمد صاحب بابت ترکہ مکرم نوراحمد صاحب)

مکرم فضل احمد صاحب ولد نور احمد صاحب درویش ساکن کوٹھی رتن باغ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد، قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 17/19 دارالیمن ربوہ رقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 10 مرلہ ہے۔ یہ رقبہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم نذیر احمد صاحب (پسر)
2۔ مکرم رشید احمد صاحب (پسر) وفات یافتہ
3۔ مکرم فضل احمد صاحب (پسر)
4۔ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ (دختر)
5۔ محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ (وفات یافتہ)

وفات یافتگان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

I۔ تفصیل ورثاء مکرم رشید احمد صاحب (وفات یافتہ)

i۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
ii۔ مکرم وسیم احمد صاحب (بیٹا)
iii۔ مکرم بشیر احمد صاحب (بیٹا)

II۔ تفصیل ورثاء محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ (وفات یافتہ)

i۔ مکرم مجیب اللہ خان صاحب (پسر)
ii۔ مکرم نوید احمد صاحب (پسر)
iii۔ مکرم کلیم احمد صاحب (پسر)
iv۔ مکرم انس احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد افتخار صاحب ابن مکرم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم 62۔ ناصر آباد شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے داماد عزیزم مکرم چوہدری محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بھیریا روڈ ضلع نوشہرو فیروز (سندھ) مورخہ 17۔ جولائی شام ساڑھے چھ بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر ساڑھے اڑتالیس سال تھی۔ اور آپ محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب (قربان راہ مولا) سابق امیر ضلع نواب شاہ کے بیٹے اور عزیزم حافظ خالد افتخار صاحب مربی سلسلہ کے بڑے بہنوئی اور ماموں زاد بھائی تھے۔ تقریباً 2 ماہ قبل میری اہلیہ راشدہ افتخار صاحبہ بھی جو کہ مرحوم کی پھوپھی بھی تھیں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے 14۔ مئی کو وفات پا گئی تھیں۔ نیچے اوپر دونوں صدمات اہل خاندان کے لئے سخت تکلیف دہ ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

18۔ جولائی کو بھریا روڈ میں ہی جنازہ مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ ضلع سکھر نے پڑھایا۔ مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم احسان اللہ صاحب چیمہ مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے چھوٹے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

☆......☆......☆......☆

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنے بیٹے نوید احمد کا نام تبدیل کر کے شبیر احمد اور اپنی بیٹی اسماء حناء کا نام تبدیل کر کے اسماء کنول رکھ لیا ہے۔ آئندہ ان بچوں کو انہی ناموں سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد صدیق ولد فضل احمد

32/25 دارالرحمت شرقی ب (ربوہ) چناب نگر

پھول اور گلدستے

○ گلشن احمد نرسری میں ٹیوب روز، گیندا گلاب اور موتیا دستیاب ہیں۔ نیز تقریبات کے لئے مختلف قسم کے گلدستے، گجرے اور بوکے وغیرہ آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ پنجاب یونیورسٹی نے ایم فل کلینکل سائیکولوجی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے کم از کم تعلیمی قابلیت ایم اے / ایم ایس سی سائیکولوجی یا اپلائیڈ سائیکولوجی ہے۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ 23۔ اگست 2000ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ 25۔ اگست 2000ء کو ہو گا۔

(نظارت تعلیم)

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 27۔جولائی۔گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 سنٹی گریڈ
جمعہ 28۔جولائی غروب آفتاب۔ 7-11
ہفتہ 29۔جولائی طلوع فجر۔ 3-46
ہفتہ 29۔جولائی طلوع آفتاب 5-19

عدالت رہا کردے فرار نہیں ہوں گا

سابق وزیراعظم نواز شریف نے لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ سے کہا ہے کہ عدالت ضمانت پر رہا کردے فرار نہیں ہوں گا۔ ان کے وکیل اعتزاز احسن نے عدالت کو یقین دلایا کہ نواز شریف عدالت کے وقار کو برقرار رکھیں گے۔ ہر پیشی پر حاضر ہوں گے۔ ان کے ساتھ ایک سب انسپکٹر تعینات کردیا جائے اس کے علاوہ انہیں حفاظت کی ضرورت نہیں۔

حزب المجاہدین کی رکنیت معطل

متحدہ جہاد کونسل نے ایک مشترکہ اعلامیہ میں مقبوضہ کشمیر میں جنگ بندی کرنے پر حزب المجاہدین کی رکنیت معطل کردی ہے اور حزب سے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کو کہا ہے۔ حزب کے ترجمان نے کہا کہ جنگ بندی کا فیصلہ تنظیمی حکمت عملی ہے۔

قاضی نے کام کردکھایا

تنظیم الاخوان کے امیر محمد اکرم اعوان نے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو کام نواز شریف نہ کرسکے وہ قاضی نے کردکھایا۔ امریکہ میں بیٹھ کر حزب المجاہدین کو جنگ بندی کا حکم دے دیا۔

ہمارا کوئی کنٹرول نہیں

حکومت پاکستان نے حزب المجاہدین کی طرف سے جنگ بندی کے اعلان کی حمایت یا مخالفت سے گریز کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیری حریت پسند ہمارے کنٹرول میں نہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ جنگ بندی کے اعلان کا تعلق چینی وزیر خارجہ کے دورے سے ہرگز نہیں۔

امریکہ کی تردید

ایک امریکی عہدیدار نے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد کے دورۂ امریکہ کا حزب المجاہدین کی جنگ بندی سے کوئی تعلق نہیں۔

نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلر : ریفریجریٹر۔ ڈی فریزرز۔ ائرکنڈیشنر۔
واشنگ مشین۔ ٹیلی ویژن
فون 7357309 - 7223228
1۔لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
اپنے گھر کی آرائش و زیبائش کی کلر میچنگ اور بہترین کوالٹی کے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین کیلئے ہمارے پاس تشریف لائیں
احمد مقبول کارپٹس
مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
Phones: (042) 6306163,6368130
FAX: 6368134
E-mail:mobi-k@usa.net
12 ٹیگور پارک نکلسن روڈ
لاہور عقب شوبرا ہوٹل
ڈیزائن : بخارا۔ پرشین۔ شجر کار۔ اصفہان۔
ویجیٹیبل ڈائز۔ انتہائی مرچنڈائز وغیرہ۔
جدید ڈیزائنوں، تمام رنگوں اور سائزوں میں دستیاب ہیں

نورتن
جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

خوشخبری
وول۔کاٹن۔سلک۔لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ۔
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔اب آپ
فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا ابھی خرید سکتے ہیں۔
ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

Natural goodness

Shezan
Fruitfully Yours
The Largest Manufacturer of Fruit Products in Pakistan.
adcom 1055/98

CPL No. 61